S_1997_1_87_88

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ریاست کیرالہ اور دیگران

بنام۔

ایم۔بھاسکرن پلئی اور دیگرا

5 مئی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

کیرالہ لینڈ اسائنمنٹ ایکٹ، 1960:

اراضی کے حصول کے قانون کے تحت 1952 میں حاصل کی گئی زمین-بقایا زمین غیر استعمال شدہ رہی-حکومت 1979 میں سابقہ زمین کے مالک کو اسی شرح پر زمین فروخت کر رہی تھی جس پر حاصل کی گئی زمین کا معاوضہ دیا گیا تھا-رٹ پٹیشن میں فروخت پر روک لگائی گئی کارروائی کا دفاع حکومت کے ایک ایگزیکٹو آرڈر کے طور پر کیا گیا-عدالت عالیہ نے ایکٹ کی روشنی میں ایگزیکٹو آرڈر کو کالعدم قرار دیتے ہوئے عدالت عالیہ کا حکم جائز قرار دیا ہے۔اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 16 کے نفاذ کے ذریعے، ریاست میں موجود اراضی کو حاصل کیا گیا ہے-اگر کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے زمین کی ضرورت نہ ہو تو اسے عوامی نیلامی میں ڈال دیا جانا چاہیے اور اس طرح حاصل کی گئی رقم کو عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔اراضی کے حصول کا قانون، 1894-دفعہ 16۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 3628۔

1990 کے ڈبلیو اے نمبر 86 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 24.7.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جی۔پرکاش۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے ورگیس کلیاتھ، رومی چاکو اور ایم۔کے۔مائیکل۔

بیبی کرشنن کے لیے رائے ابراہم، جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کیرالہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے،

جو 24 جولائی 1991 کو 1990 کی تحریری اپیل نمبر 86 میں دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ قومی شاہراہ کی تعمیر کے لیے 1952 میں 1.94 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی تھی۔ اس کی تعمیر 1955 میں مکمل ہوئی۔ 1.94 ایکڑ میں سے 80 سینٹ زمین استعمال کی گئی اور باقی زمین غیر استعمال شدہ رہی۔ جب مدعا علیہ نمبر 1 نے 21 دسمبر 1979 کی کارروائی کے ذریعے جائیداد کی فروخت کے لیے درخواست دی تھی، تو جائیداد کو اسی شرح پر فروخت کرنے کی کوشش کی گئی تھی جس پر دفعہ 11 کے تحت معاوضہ دیا گیا تھا۔ اسے رٹ درخواستوں کے ذریعے روک دیا گیا تھا۔ کارروائی کو برقرار رکھنے کے لیے حکومت کا شیٹ-اینکور حکومت کی طرف سے زمین کی منتقلی کی اجازت کے لیے جاری کردہ انتظامی حکم ہے۔ عدالت عالیہ نے کیرالہ لینڈ اسائنمنٹ ایکٹ، 1960 (ایکٹ 30 آف 1960) (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی روشنی میں انتظامی کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے کہ یہ تفویض ایکٹ کی خلاف ورزی ہے۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ زیر بحث زمین اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کے تحت اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 16 کے نفاذ کے ذریعے حاصل کی گئی تھی، یہ ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے: کیا حکومت زمین سابقہ مالکان کو تفویض کر سکتی ہے؟ یہ طے شدہ قانون ہے کہ اگر زمین عوامی مقصد کے لیے حاصل کی جاتی ہے، عوامی مقصد کے حصول کے بعد، باقی زمین کو کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی اور عوامی مقصد نہیں ہے جس کے لیے زمین کی ضرورت ہو، تو سابقہ مالک کو فروخت کے ذریعے ٹھکانے لگانے کے بجائے، زمین کو عوامی نیلامی میں ڈال دیا جانا چاہیے اور عوامی نیلامی میں حاصل ہونے والی رقم کو آئین کے رہنما اصولوں میں تصور کردہ عوامی مقصد کے لیے بہتر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، ہمیں جو پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ ایگزیکٹو آرڈر ایکٹ کی دفعات کے مطابق نہیں ہے اور اس لیے یہ غلط ہے۔ ان حالات میں، ڈویژن بنچ ایگزیکٹو آرڈر کو کالعدم قرار دینے میں جائز ہے۔ جو بھی تفویض کی جاتی ہے، وہ عوامی مقصد کے لیے ہونی چاہیے۔ ورنہ حکومت کی زمین صرف عوامی نیلامی کے بذریعے بیچی جانی چاہیے تاکہ عوام کو بھی زیادہ قیمت ملنے سے فائدہ ہو۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ بنا قیمت کے۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24